Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ٭ ۳ نبوت ۱۳۵۶ہش ٭ ۳ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

رات بھر دانت میں شدید درد کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس قدر اخلاقِ فاضلہ اور شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کیلئے ممکن ہیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ میں لفظ عَظِیْم انتہائے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے

"جو شخص قرآن کریم کے اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اس پر یہ پوشیدہ نہیں کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلّ شانہٗ اپنی خواص عباد کے لئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بد نما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے نبی کریمؐ کے حق میں فرمایا ووجدك ضالًا فھدٰی۔ اب ظاہر ہے ضال کے معنے مشہور اور متعارف جو اہلِ لغت کے مُنہ پر چڑھے ہوئے ہیں گمراہ کے ہیں جس کے اعتبار سے آیت کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے (اے رسول اللہ!) تجھ کو گمراہ پایا اور ہدایت دی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور جو شخص مسلمان ہو کر یہ اعتقاد رکھے کہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر میں ضلالت کا عمل کیا تھا تو وہ کافر بے دین اور حدِ شرعی کے لائق ہے بلکہ آیت کے اِس جگہ وہ معنے لینے چاہئیں جو آیت کے سیاق و سباق سے ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے پہلے آنحضرت کی نسبت فرمایا الم یجدك یتیمًا فاٰوٰی ووجدك ضالًا فھدٰی ووجدك عائلًا فاغنٰی یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بے کس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھ کو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اِنَّكَ لعلٰی خلق عظیم تو خُلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب محاورہ میں اسی چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے ... اِس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۸۳ حاشیہ در حاشیہ ۳)

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت غم و اندوہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری بعمر ۸۵ سال ۲، ۳ نومبر کی درمیانی شب کو پونے تین بجے صبح لاہور میں وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا ہے آج کسی وقت نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم بہت ہی نیک، دعا گو، فرشتہ خصلت اور صاحبِ رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا، انشاءاللہ

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاءاللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا احبابِ کرام اس للّٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اِس مقدس اجتماع کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ نبوت ۱۳۵۶ ہش
۳ نومبر ۱۹۷۷ء

انسان کو انسانیت سے باہر کرنیوالی بنیادی خرابی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نیکیوں اور بدیوں کے متضاد انجام کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرکے مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ بدیوں کے قریب نہ پھٹکیں بلکہ سنوار سنوار کر نیکیاں بجالائیں تاکہ وہ بدیوں کے بُرے انجام سے بچیں اور سنوار سنوار کر نیکیاں بجالانے کے بہترین انجام کے وہ وارث قرار پائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے بدیوں کے بُرے انجام اور اُن کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
(یونس آیت ۲۸)

ترجمہ:- جنہوں نے بدیاں کی ہوں گی (ان کے لئے) بدی کا بدلہ اُس (بدی) کے برابر ہوگا اور انہیں ذلت پہنچے گی اور کوئی بھی انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا نہیں ہوگا (اور ان کی حالت ایسی ہوگی کہ) گویا ان کے مونہوں پر رات کے کئی کئی تاریک ٹکڑے ڈال دیئے گئے ہیں۔ یہ (لوگ) آگ (میں رہنے) والے ہیں۔ اس میں وہ لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے۔

بدیوں کے ارتکاب کے اتنے ہولناک انجام کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے سنوار سنوار کر نیکیاں بجالانے کے نہایت ہی اچھے اور قابلِ رشک انجام کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (یونس آیت ۲۷)

ترجمہ:- ان لوگوں کے لئے جنہوں نے سنوار سنوار کر نیکیاں کیں بہترین انجام ہوگا اور (اس پر) مزید (انعامات بھی)۔ ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت (کے آثار ہوں گے)۔ یہ لوگ جنت کے مکین ہیں (اور) اس میں رہتے چلے جائیں گے۔

ظاہر ہے بدیوں کے ارتکاب اور نیکیوں کی بجا آوری کے انجام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اول الذکر میں ذلت، بدنامی، رسوائی، ہلاکت اور دردناک عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ موخر الذکر میں نیک نامی، عزت افزائی، سرخروئی اور بڑھ چڑھ کر انعامات کی بشارت دی گئی ہے اور اس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کو اُن کا ٹھکانہ قرار دیا گیا ہے۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اگرچہ بدیوں کا انجام انتہائی ہولناک ہے اور اس کے بالمقابل سنوار سنوار کر نیکیاں بجالانے کا انجام نہایت ہی شاندار اور قابلِ رشک ہے۔ اس کے باوجود بہت سے لوگ بدیوں کے ارتکاب کی طرف تو لپکتے ہیں لیکن نیکیوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ دنیا میں ضرورت سے زیادہ انہماک کو قرار دیا ہے۔ اِسی لئے اُس نے ساتھ ہی دُنیوی مرغوبات اور یہاں کے آنی اور فانی عیش و آرام کی ہلاکت آفرینی کو ایک نہایت لطیف مثال کے ذریعہ واضح فرما کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اگرچہ دنیا کی طرف جھکنے اور آخرت کو فراموش کرکے اِسی کا ہو رہنے کے نتیجہ میں انسان کو بظاہر وقتی طور پر مادی عیش و آرام تو میسر آجاتا ہے لیکن یہ عیش و آرام اِس دنیا میں ہی خدائی عذاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا اور آخرت فراموشی اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے آخرت کا دردناک عذاب اس پر مستزاد ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا
كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (یونس آیت ۲۵)

ترجمہ:- اس ورلی زندگی کی حالت تو اُس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جسے آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں مل (کر یکجان ہو) گئی۔ یہاں تک کہ جب زمین نے (اس کے ذریعہ سے) اپنی کمال درجہ کی زینت کو پا لیا اور خوبصورت ہوگئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ (اب) وہ اس پر قابو یافتہ ہیں تو اس پر دن یا رات کو (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا اور ہم نے اسے ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا گویا یہاں کل (کچھ) تھا (ہی) نہیں۔ (غرض) جو لوگ غور و فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے ہم اسی طرح (اپنی) آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

چونکہ ایسے لوگ آخرت کو فراموش کرکے اور دنیا میں استغراق اختیار کرکے اپنے ہاتھوں خود ہلاکت مول لیتے ہیں اِس لئے وہ اپنی جان پر جو ظلم روا رکھتے ہیں اُس کے وہ خود ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُن کے ان کرتوتوں کا وبال ان کی اپنی جانوں پر پڑے بغیر نہیں رہتا۔ اِسی لئے فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (یونس آیت ۲۴)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارا صرف ورلی زندگی کو چاہنا تمہارے نفسوں پر (وبال بن کر) پڑے گا۔ پھر ہماری طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ تب جو (کچھ کر) تم کرتے رہے ہوگے ہم اُس سے تمہیں آگاہ کریں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ آخرت کو فراموش کرکے ورلی زندگی کے ہی عیش و آرام کو اپنا منتہائے مقصود بنانا انتہائی خسارہ کا سودا ہے اِس لئے کہ اس کا وبال ایسے لوگوں کی جانوں پر اِس دُنیا میں بھی پڑتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اس کی بازپرس ہوگی اور دردناک عذاب میں مبتلا ہونا ہوگا۔ بہرحال دنیا طلبی ہی معصیت کی اصل جڑ ہے۔ اِسی کے نتیجہ میں انسان نیکیوں سے محروم ہوکر بدیوں میں ملوّث ہوتا چلا جاتا ہے۔ اِس کا خمیازہ اسے اِس دنیا میں بھی بھگتنا پڑتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کی محبت کے خطرناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعالِ بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اِس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دُنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اِسی غم و ہم میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہم و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اُٹھا لیتے۔"

(الحکم ۱۷ رجون ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵-۳۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام کے آداب اور اس سے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم نے جہاں انسان کی روحانی اور اخلاقی ضروریات کو بیان کیا ہے وہاں اس نے ان آداب کا بھی ذکر کیا ہے جنہیں باہم گفتگو کے وقت مدنظر رکھنا ضروری ہے ان آداب میں سے بعض کا اس وقت ذکر کیا جاتا ہے۔

بات مناسب حال ہو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
"قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝"
(بنی اسرائیل ع ۶)

تو میرے بندوں سے کہہ (کہ) وہی بات کیا کریں جو (سب سے) زیادہ اچھی ہو (کیونکہ) شیطان یقیناً ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان انسان کا کھلا (کھلا) دشمن ہے۔

ہمیشہ سچی بات کہو

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝"
(الاحزاب ع ۹)

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچیدار نہ ہو (بلکہ سیدھی ہو) اگر تم ایسا کرو گے) تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

سچائی کے خلق کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو۔ جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راستگوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں ہرج نہیں اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے؟ دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا کہ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ مخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو"
(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۴۲)

گفتگو نرمی سے کرنا چاہیئے

جب خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون کو فرعون کی طرف بھیجا تو خدا تعالیٰ نے ان کو کہا۔ فرعون کے پاس جا کر نرم نرم کلام کرنا شاید وہ اس طرح سمجھ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
"اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ صلے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ۝" (طٰہٰ ع ۲)

تم دونوں ہی فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے اور تم دونوں اس سے نرم نرم کلام کرو شاید وہ سمجھ جائے یا (ہم سے) ڈرنے لگے۔

یہ نرم کلامی کسی قسم کے ڈر اور خوف کی وجہ سے نہ تھی بلکہ وقت اور موقع و محل کے تقاضے کے پیش نظر تھی۔ فرعون باغی و سرکش انسان تھا اگر کلام میں درشتی اختیار کی جاتی تو وہ بات سننے کے لئے تیار اور آمادہ نہ ہوتا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی یہی تھا چنانچہ فرمایا:۔
"اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَكُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَ لَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ"
نرمی جس چیز میں بھی ہو اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے الگ کر لی جائے اس کو بدنما بنا دیتی ہے

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک دفعہ فرمایا:۔
"اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَ یُعْطِیْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَى الْعُنْفِ وَ مَا لَا یُعْطِیْ عَلٰى مَا سِوَاهُ"
(کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق مسلم)

خدا تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے وہ نرمی کی وجہ سے وہ کچھ دیتا ہے جو نہ سختی پر عطا فرماتا ہے اور نہ کسی دوسرے طریق سے

اس خلق رفق کی وضاحت کرتے ہوئے جو الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ جو کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۳۱ سے اخذ کئے گئے ہیں:۔

"چوتھی قسم ترک شر کے اخلاق میں سے رفق اور قول حسن ہے اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔ بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بجائے رفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔ یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رفق کی جڑ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (۲/۸۴) یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔"

کلام میں احتیاط

کلام کرتے وقت دوسرے پر طعن کرنے اسے حقارت کی نظر سے دیکھنے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ عیوب ایسے ہیں جو انسانیت کو تباہ کرنے والے اور خدا سے دور لے جانے والے ہیں اور جو لوگ ان عیوب میں ملوث ہوتے ہیں ان کا انجام بھی بخیر نہیں ہوتا اسی لئے قرآن مجید میں ان عیوب سے بچنے کی نصیحت موجود ہے تاکہ ایک مومن جو خدا کے قرب کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے رستہ میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتا ہے ایسے عیوب کی دلدل میں پھنس کر اپنے آپ کو ترقی کی بجائے تنزل کی طرف نہ لے جائے اور رحمت کی بجائے لعنت کا مورد نہ بنا لے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝"
(الحجرات ع ۲)

اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی مذاق کیا کریں ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم کی عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہو گا۔

فضول گوئی سے پرہیز

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو بہت باتیں کرتے ہیں۔ بے تکان بولتے ہیں اور بے ہودہ باتیں بناتے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق رکھتے ہیں۔"

(الادب المفرد ترجمہ از کتاب زندگی ص۲۶۵)

پیچدار بات کرنا بھی منع ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ اس بلیغ آدمی کو مبغوض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح توڑتا مروڑتا ہے جس طرح بیل اپنی زبان کو توڑ مروڑ کر گھاس کھاتا ہے۔"

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما جاء فی المتشدق فی الکلام)

قضائے حاجت کے دوران گفتگو

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدثان فان اللہ عز و جل یمقت علی ذلک" (ابوداؤد)

میں نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ دو شخص جو قضائے حاجت کے دوران باتیں کر رہے ہوں ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں باتیں کرنا درست نہیں۔

کلام میں دورُخا پن

بات کرتے وقت دورُخا پن اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

"حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دنیا میں دورُخا ہوگا۔ قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ اس کے بعد ایک موٹا سا آدمی گزرا تو آپؐ نے فرمایا یہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہے۔"

(الادب المفرد
اردو ترجمہ کتاب زندگی۔
۲۶۵)

کلام کرتے وقت جھوٹ نہ بولو۔

یہ مشہور ہے کہ پہلے تولو پھر بولو یعنی بات سوچ کر کرنا ضروری ہے۔ مگر بعض عوارض کے ماتحت کمزور انسان جھوٹ کی پناہ لیتا اور جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے پھر اور جھوٹ بولتا ہے۔ یہ بات اصولاً بھی قطعاً غلط ہے کہ بات کو توڑ مروڑ کر کیا جائے اور واقعات کے مطابق نہ کی جائے۔ جھوٹ سے قرآن کریم نے روکا اور منع کیا ہے۔ قرآن مجید نے اس کے خلاف مختلف رنگوں میں نصیحت کی ہے چنانچہ فرمایا:۔

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ (۲۲/۳۱) وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا (۲/۲۸۳) وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ (۲/۲۸۴) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ (۶/۱۵۳) كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (۴/۱۳۶) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا (۵/۹) وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ (۳۳/۳۶) وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (۱۰۳/۴) لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ"

ترجمہ: بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے اور فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔ سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے۔ اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق و انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو۔ اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔ اور چاہیئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔ سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے اجر پائیں گے۔ ان کی عادت ہے کہ اوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں اور جھوٹوں کی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۴۲ ، ۴۷)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ ایمان سے الگ کرنے والا ہے۔ (مسلم)

بات کرتے وقت بار بار قسمیں کھانا

بعض لوگوں کو یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر خدا کی قسمیں کھاتے ہیں قرآن کریم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ایک ناپسندیدہ امر ہے مومنوں کی علامت اور نشانی ہی یہ ہے کہ وہ ایسی لغویات سے پرہیز کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ" (مومنون ع۱)

اور مومن وہ ہیں جو لغو سے اعراض کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مندرجہ بالا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"لغو قسم سے مراد وہ قسم ہے جو عادت کی وجہ سے کھائی جائے جیسے بعض کو بلا سوچے سمجھے واللہ باللہ کہنے کی عادت ہوتی ہے یا وہ قسم جس کے کھانے والا یقین رکھتا ہو کہ وہ درست ہے لیکن اس کا یقین غلط ہو یا شدید غصہ میں قسم کھا لیا کرے جب ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ یا حرام شے کے استعمال یا فرض و واجب عمل کے ترک کے متعلق کسی وقتی جوش کے ماتحت قسمیں کھا لینا یہ سب قسمیں لغو ہیں اور ان کے توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں۔ بلکہ ان کے کھانے پر توبہ اور استغفار کا حکم ہے۔ کیونکہ ھم عن اللغو معرضون (مومنون ع۱) کے خلاف ایسی قسمیں ہیں۔ پس ان کے کھانے والا تحقیق یا گنہگار ہے۔ اسے اپنے گناہ پر توبہ اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ ان کے توڑنے کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت ہے۔ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے لا یؤاخذکم کے الفاظ بیان فرمائے ہیں یعنی اگر وقتی جوش کے ماتحت ایسی قسم کھائی جائے تو گناہ نہ ہوگا۔ اگر جان بوجھ کر ایسی قسم کوئی کھائے تو اسے گناہ بھی ہوگا۔"

آواز میں کرختگی

کلام کرتے وقت آواز میں کرختگی سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ آواز میں کرختگی مخاطب کو متنفر کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝" (۳۱/۲۰)

اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے)

کلام نہ صرف اونچی آواز میں نہیں کرنا چاہیئے بلکہ آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آہستہ آہستہ کلام کیا کرتے تھے چنانچہ حدیث میں درج ہے کہ:۔

"ان کان رسول اللہ لیحدث الحدیث ولو شاء العاد ان یحصیہ احصاہ"
(ابوداؤد)

آپ بات کرتے وقت بات کو دوہراتے اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا

دوسری حدیث میں ہے:۔

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات" (ابوداؤد کتاب العلم باب تکرار الحدیث)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بات کرتے تو تین دفعہ اس کو دوہراتے۔

کلام عام فہم ہونا چاہیئے

کلام عام فہم ہونی چاہیئے تا کہ مخاطب اسے آسانی سے سمجھ سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ آپ ہمیشہ عام فہم گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

"کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفہمہ کل من سمعہ وکان فی کلام رسول اللہ ترتیل و ترسیل" (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام منفصل ہوا کرتی تھی ہر سننے والا اس کو سمجھ سکتا تھا آپ واضح اور ٹھہر ٹھہر کر کلام فرمایا کرتے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم کلام کے اس طریق کو اختیار کریں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ان ہدایات پر عمل کریں جو اس کے متعلق قرآن کریم نے دی ہیں۔ اگر ہم اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ ہمیں رسول کریمؐ سے محبت اور پیار ہے تو ہمیں آپ کی باتوں کی نقل بھی کرنی چاہیئے کیونکہ محب ہر وہ بات کرتا ہے جو اس کے محبوب نے کی ہو۔ اور اسے پسند ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ قسط نمبر۲

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۷ء)

۶۴- مکرمہ تسنیم بیگم صاحبہ	محمود آباد - کراچی	۱۰۰—۰۰
۶۵- " اہلیہ صاحبہ خواجہ عبدالکریم صاحب	" "	۱۰۰—۰۰
۶۶- " " " میجر شاہنواز صاحب	" "	۱۰۰—۰۰
۶۷- " طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ	" "	۱۰—۰۰
۶۸- " راشدہ امین صاحبہ	" "	۱۰۰—۰۰
۶۹- " امۃ الباسط نورالدین صاحبہ	" "	۱۲—۰۰
۷۰- " ڈاکٹر نسیمہ صاحبہ	ڈیفنس سوسائٹی "	۱۰—۰۰
۷۱- " اہلیہ صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب	" "	۲۰—۰۰
۷۲- " امۃ السلام بیگم بریگیڈیر اقبال صاحب	" "	۲۵—۰۰
۷۳- " خالدہ بیگم کنور ادریس صاحب	" "	۵۰—۰۰
۷۴- " شاہدہ سعید صاحبہ	" "	۲۵—۰۰
۷۵- " رضیہ صادق صاحبہ	" "	۵۰—۰۰
۷۶- " اہلیہ صاحبہ مولود احمد خان صاحب	" "	۲۰—۰۰
۷۷- " نصرت طاہرہ کرامت صاحبہ	" "	۱۰—۰۰
۷۸- " اہلیہ صاحبہ نسیم صاحب	" "	۱۰۰—۰۰
۷۹- " " " زین العابدین صاحب	" "	۲۰—۰۰
۸۰- " عائشہ بیگم اہلیہ عطاء محمد صاحب	دستگیر کالونی "	۵۰—۰۰
۸۱- لجنہ اماء اللہ	"	۶۱—۰۰
۸۲- مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب	راولپنڈی	۳۰—۰۰
میزان		۶۲۸۴—۰۰
سابقہ وصولی		۱۲۹۵۵۸—۰۰
کل وصولی ۸/۱۱/۷۷ تک		۱۳۵۸۴۲—۰۰

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- ہم دو بہنیں خدا کے فضل سے احمدی ہیں جبکہ ہمارے والدین احمدی نہیں ہیں ہمیں بہت سی پریشانیاں اور مشکلات در پیش ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالے ہماری مشکلات کو دور کرے اور ہمیں استقامت عطا کر کے خاتمہ بالخیر کرے۔
(زاہدہ جماعت دہم و شاہدہ جماعت نہم معرفت عطاء الٰہی صاحب ریلوے روڈ لاہور)

۲- خاکسار کے والد محترم آجکل اعصابی درد اور بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے عزیز بھائی جاوید احمد متعلم جامعہ احمدیہ کا گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب سے ہر دو کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت اللہ ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳- میرے والد جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب آف شیخوپورہ ابن حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب صاحب ربوہ عرصہ نو دس ماہ سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید عبدالسلام - دارالرحمت غربی ربوہ)

۴- خاکسار کے بھانجا عزیزم رفیق الدین امینی ابن جمال الدین صاحب امینی آف راولپنڈی پر گزشتہ ہفتہ کو دماغی عارضہ کا حملہ ہوا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (منور احمد محمود جنرل سیکرٹری ہڈرز فیلڈ یو۔کے)

۵- میرے ابا جان سات روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور جسم میں بہت درد ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت بخشے اور لمبی عمر سے نوازے (آمین)
(عبدالشکور ولد عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ ساہیوال)

۶- احباب جماعت سے دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ نیک مقاصد کے پورا ہونے کیلئے *

دعائے مغفرت

۱- میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب (آف محمد ابراہیم اینڈ سنز لکشمی مینشن - مال روڈ لاہور) حال مقیم مانٹریال (کنیڈا) مورخہ ۱۳/۱۰/۷۷ وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ان کی آخری وصیت کے مطابق قادیان بغرض تدفین مقبرہ بہشتی بھجوایا گیا ہے۔

مرحومہ پر مورخہ ۹/۱۰/۷۷ء کو برین ہیمریج (Brain Hameerage) کا حملہ ہوا اور مانٹریال کے ایک ہسپتال میں زیر علاج رہیں لیکن باوجود علاج کی بہترین سہولتیں میسر آنے کے شفایاب نہ ہو سکیں۔

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ سلسلہ احمدیہ کی دیرینہ اور پُرخلوص خادمہ تھیں۔ جو بھی خدمت ان کے سپرد کی جاتی اُسے جان و دل سے نبھاتیں۔ پاکستان سے روانگی سے قبل وہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ راج گڑھ (لاہور) خدمات بجا لاتی رہیں۔ پانچ سال قبل حج کعبہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ پنجوقتہ نماز اور نماز تہجد نہایت التزام سے ادا فرماتیں۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں نمایاں حصہ لے کر دلی سرور محسوس کرتیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے آٹھ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ سوائے دو کے بفضلہ تعالیٰ صاحبِ اولاد ہیں۔ اس طرح سے انہوں نے اپنے پیچھے سلسلہ کے کثیر تعداد میں خادم اور خادمات چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت اور بہنوں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

مرحومہ ہمشیرہ صاحبہ کے شوہر چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھی ایک عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں اور مانٹریال کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری) محمد یوسف - ا ر لیاقت علی پارک - بیڈن روڈ - لاہور)

۲- میرے والد مکرم محمد یامین صاحب صدیقی ابن سیٹھ محمد اسماعیل صاحب مرحوم موٹر باڈی میکرز صدر - راولپنڈی مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۷۷ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ ازراہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اگلے روز مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۷۷ء بوقت ساڑھے دس بجے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عطاء الرحمٰن ابن محمد یامین صدیقی صاحب موٹر باڈی میکرز - راولپنڈی)

۳- خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب آف پٹھان چک ضلع گوجرانوالہ چند روز بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، مہمان نواز، کارکنانِ سلسلہ کی خدمت گزار اور اپنے گاؤں میں ہر کس و ناکس کے لئے نافع الناس وجود تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب سے نوازے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(عطاء اللہ امیر حلقہ جماعتہائے احمدیہ ۶۹ - اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد)

* عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (میر عبدالاحد جاوید (سابق معلم وقف جدید) حال فاران دواخانہ نلکا اڈہ ربوہ)

۷- میری والدہ محترمہ کورات سے شدید بیمار ہے اور میری نانی محترمہ کا کل اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۸- میرے ابا جان محترم سید عزیز احمد شاہ صاحب عرصہ چھ سات سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اسی طرح چھوٹی بہن فوزیہ چار پانچ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید انیس احمد شاہ - انیس سٹوڈیو - پرانا اڈہ چرا نوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کی مختصر روداد

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا جو محترم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئی۔ بعد میں نمازِ فجر بھی آپ نے ہی پڑھائی جس کے بعد آپ کی صدارت میں اس دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم سید احمد علی صاحب فاضل قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سورہ فرقان کے آخری رکوع کا درس دیا اور رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ الخ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا اسلام نے تربیتِ اولاد کے جو اصول بیان فرمائے ہیں اگر مسلمان ان پر عمل پیرا رہتے تو کبھی زوال کا شکار نہ ہوتے۔ آئندہ بھی اگر ان اصول پر عمل کیا جائے تو اُمّتِ مسلمہ ترقیات کی راہوں پر گامزن ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے احادیثِ نبویہ کا درس دیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض ایسی احادیث پیش فرمائیں جن میں تربیتِ اولاد کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے جن میں حضورؑ نے اہلِ خانہ سے حُسنِ سلوک کی تلقین فرمائی ہے۔

اجلاس کا دوسرا حصہ محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب آف کراچی کی صدارت میں شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق یہ حصہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تقاریر پر مشتمل تھا۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے علی الترتیب مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر فرمائیں:-

۱۔ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ۔
۲۔ لین دین کے سلسلہ میں حضورؐ کا اُسوہ حسنہ۔
۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیویوں سے حُسنِ سلوک۔
۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غریب پروری۔

اجلاس کے دوران مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی ایم۔ اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اُردو کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس سات بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا جس کے بعد ناشتہ وغیرہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔

اجلاس چہارم

سالانہ اجتماع کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا نو بجے صبح شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائمقام قائد عمومی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پُرمعارف منظوم اُردو کلام سنایا جس کے بعد مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ اور مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے علی الترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بزرگ صحابہ حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی سیرت بیان فرمائی۔

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایجنڈا میں مندرج تجاویز پر غور کیا گیا اور سفارشات کی گئیں۔ اجلاس کے آخر میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بجٹ بابت ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء جو ۲,۶۹,۰۰۰ روپیہ کی آمد و خرچ پر مشتمل تھا منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی گئی۔

اس کے بعد کارروائی نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کے لئے تین بجے بعد دوپہر تک ملتوی کر دی گئی۔

اجلاس پنجم

تین بجے بعد دوپہر سالانہ اجتماع کا پانچواں اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی چراغ دین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے سورہ احزاب کی آیات ۲۴، ۲۵ کا درس دیا۔ آپ نے ان آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی بلند شان پر روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے علی الترتیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو جلیل القدر اصحاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کی سیرت پر تقادیر فرمائیں۔

اس کے بعد سوال و جواب کی دلچسپ محفل منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے دو دو سوال کئے اور حاضرین میں سے بعض احباب نے ان کے جوابات دئے۔ بعد میں ان صاحبان نے خود بھی ان سوالات کے عام فہم جوابات بتائے۔ جن نمائندگان نے اس پروگرام میں حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں:-

۱۔ محترم حکیم دین محمد صاحب ربوہ
۲۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر۔ ۳۔ مکرم مولوی حافظ عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ
۴۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ۵۔ مکرم شیخ محمد منیر صاحب۔ ۶۔ مکرم مرید احمد صاحب۔
۷۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی
۸۔ مکرم مولانا سید احمد علی صاحب قائد تجنید۔ ۹۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب راولپنڈی۔ ۱۰۔ مکرم ظفر اللہ صاحب بٹ
۱۱۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور
۱۲۔ مکرم سید رفیق احمد صاحب۔

سوال و جواب کا یہ دلچسپ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے چار عناوین مقرر تھے۔ مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اور مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد منصف تھے۔ اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل احباب نے حصہ لیا:-

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب حیدرآباد۔ ۲۔ مکرم راجہ نصیر الدین صاحب راولپنڈی۔ ۳۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ ۴۔ مکرم ملک محمد دین صاحب ترگڑی۔ ۵۔ مکرم صوفی عبدالغنی صاحب گنگاپور۔ ۶۔ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور۔ ۷۔ مکرم سردار احمد صاحب۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم ملک محمد شریف صاحب، مکرم ملک محمد دین صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم قرار پائے۔

اسی دوران دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں والی بال اور رسہ کشی اور ۱۰۰ گز کی دوڑ کے مقابلے ہوئے۔

اس کے بعد نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا۔

(باقی)

۵۰۰ تا ۶۰۰ روپے ماہوار وظیفہ
برائے
سیل ری پریزنٹیٹو کورس (SALE REPRESENTATIVE COURSE)
علمی وعملی تربیت میں کامیابی کے بعد معقول مشاہرہ پر مستقل ملازمت بطور سیلز ایجنٹ یا سیلز آفیسر حسبِ کوالف وقابلیت۔
شرائط برائے داخلہ
سیلز آفیسر:- گریجوایٹ یا میٹریکولیٹ مع تجربہ
سیلز ایجنٹ:- میٹرک پاس عمدہ نمبروں میں۔
سیلز مینجر:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴